



فیضانِ آذان



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

کتاب خانہ
الافتاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فیضانِ آذان

(مع 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں روزانہ کمائیے)

یہ رسالہ (29 صفحہ) اول تا آخر پورا پڑھئے، قوی
 امکان ہے کہ آپکی کئی غلطیاں سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پینہ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ رَحْمَتِ بُنْيَادِ ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رب تعالیٰ کی حمد کی

اور نبی (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس

نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شُعَبُ الْإِيمَانِ ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سرکار نے ایک بار آذان دی

نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سفر میں ایک بار آذان دی تھی اور کلماتِ شہادت

یوں کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔

(فتاویٰ رضویہ مَحْرَجَہ ج ۵ ص ۳۷۵، تَحْقِيقُ الْمُحْتَاَجِ، ج ۱ ص ۲۰۹)

فَرَمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پَاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

آذان ہے یا آذان؟

بعض لوگ ”آذان“ کہتے ہیں یہ غلط تَلَقُّظ ہے۔ آذان جَمْع ہے ”أُذُن“ کی اور

أُذُن کے معنی ہیں: کان۔ دُرُوسْت تَلَقُّظ آذان ہے۔ آذان کے لغوی معنی ہیں: خبردار کرنا۔

”فِيضَانِ آذَانَ“ کے نو حُرُوفِی نَسْبِت سے اُن کے فُضَائِلِ پَرِشْتَمَل ۹ احادیثِ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿1﴾ قَبْرُ میں کیڑے نہیں پڑیں گے

ثواب کی خاطر آذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لٹھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا

قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۲ ص ۳۲۲ حدیث ۱۳۰۰۴)

﴿2﴾ موتی کے گُنْبَد

میں جَنَّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنْبَد دیکھے اُس کی خاک مُشْک کی ہے۔ پوچھا: اے

چرنیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے مُؤَدِّیوں اور

اماموں کیلئے۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشُّيُوطِيِّ ص ۲۰۰ حدیث ۴۱۷۹)

﴿3﴾ گُزشتہ گناہ مُعَاف

جس نے پانچوں نمازوں کی آذانِ ایمان کی بنا پر بَدِئَتِ ثواب کبھی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں

مُعَاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس

﴿فَرَمَانَ مُصْطَلًى عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: أَسْفُضُ كِي نَاك خَاكْ أَلُوهُ هُوَ جَسْ كَے پَاس مِیرَا ذِكْرُ هُوَا رُوْهُ مَجْهُ پَرُؤُو دُو پَاك نَه پَرُھِے۔﴾ (ترمذی)

كے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعَاف كَر دِیئے جَائیں گے۔ (السَّنَنُ الكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۱ ص ۶۳۶ حدیث ۲۰۳۹)

﴿4﴾ شیطان 36 میل دور بھاگ جاتا ہے

”شیطان جب نماز كے ليے آذان سنتا ہے بھاگتا ہوا رُوْ حَا پَنچ جاتا ہے۔“ راوی فرماتے ہیں: رُوْ حَا

مدینہ منورہ سے 36 میل دور ہے۔ (مُسْلِم ص ۲۰۴ حدیث ۳۸۸ مُلَخَّصًا)

﴿5﴾ آذانِ قَبُولِیْتِ دُعا کا سبب ہے

جب آذان دینے والا آذان دیتا ہے آسمان كے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول

ہوتی ہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۲ ص ۲۴۳ حدیث ۲۰۴۸)

﴿6﴾ مُوَدِّن كیلئے اسْتِغْفَار

مُوَدِّن كی آواز جہاں تک پہنچتی ہے، اس كے ليے مغفرت كردی جاتی ہے اور ہر تر و خشك جس نے اس

كی آوازی اس كیلئے اسْتِغْفَار كرتی ہے۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بِنِ حَنْبَلٍ ج ۲ ص ۵۰۰ حدیث ۶۲۱۰)

﴿7﴾ آذان والے دن عذاب سے آمن

جس ہستی میں آذان دی جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عذاب سے اس دن اسے آمن دیتا ہے۔

(الْمُنَجِّمُ الكَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۲۵۷ حدیث ۷۴۶)

﴿8﴾ گھبراہٹ کا علاج

جب آدم (عَلَيْهِ السَّلْوَةُ وَالسَّلَام) جَنَّت سے ہندوستان میں اُترے اُنھیں گھبراہٹ ہوئی تو

جبرئیل (عَلَيْهِ السَّلْوَةُ وَالسَّلَام) نے اُتر كرا آذان دی۔ (جَلِیَّةُ الْاَوْلِیَاہ ج ۵ ص ۱۲۳ حدیث ۶۵۶۶)

فَرَمَانَ مُصَطَلَةً صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر دس مرتبہ ڈرو پاک پڑھے اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

﴿9﴾ غم دُور کرنے کا نسخہ

اے علی! میں تجھے شگمین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں آذان کہے، آذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔ (جامع الحدیث للسُّیوطی ج ۱۰ ص ۳۳۹ حدیث ۶۰۱۷) یہ روایت نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ "فتاویٰ رضویہ شریف" جلد 5 صَفْحَه 668 پر فرماتے ہیں: مولیٰ علی (كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ) اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فَجَرَّتْهُ فَوَجَدَتْهُ كَذَلِكَ (ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا)۔

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ ج ۲ ص ۳۳۱، جامع الحدیث ج ۱۰ ص ۳۳۹ حدیث ۶۰۱۷)

مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

منقول ہے: آذان دینے والوں کیلئے ہر چیز مغفرت کی دُعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤَذِّنٌ جِسْمٌ وَفَتْ اِذَانَ كَهْتَا هُوَ فَرِشْتَةٌ بَحْمِي دُو هِرَاتٍ جَاتِي هِي اَوْرٍ جِب فَارِغٌ هُوَ جَاتَا هُوَ تُو فَرِشْتَةٌ قِيَامَتٍ تَكِ اُسْ كِيْلِيْهِ مَغْفِرَتٍ كِي دُعا كَرْتِي هِي۔ جو مُؤَذِّنِي كِي حَالَتٍ مِيں مَر جَاتَا هُوَ اُسْ عَذَابِ قَبْرِ نَمِيں هُوْتَا اَوْر مُؤَذِّنٌ نَزَّاعُ كِي نَخْتِيوں سِي نَجَّ جَاتَا هُوَ۔ قَبْرِ كِي سَخْتِي اَوْر تَنگِي سِي بَهِي مَامُون (بمعنی محفوظ) رَهْتَا هُوَ۔

(مُلَخَّصٌ اَز تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ يُوْسُفَ (مُتَرَجِّمٌ) ص ۲۱)

آذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم ہلال

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈو دو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (لائسنسی)

کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے ڈگنا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵ ص ۷۵)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں روزانہ کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیث مبارک میں جو اب اذان و اقامت کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں، اس طرح پوری اذان میں کل 15 کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَدِّنٌ صَاحِبٌ جو کہتے جائیں اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو 15 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 15 ہزار درجات بلند ہوں گے اور 15 ہزار گناہ مُعَاف ہوں گے اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب ڈگنا ہے۔ فَجْر کی اذان میں دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ التَّوْمِ بھی ہے تو یوں فَجْر کی اذان میں 17 کلمات ہو گئے اور اس طرح فَجْر کی اذان کے جواب میں 17 لاکھ نیکیاں،

فَرَمَانَ فُصِّلَتْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار ڈرو و پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

17 ہزار درجہ کی بلندی اور 17 ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی ہے یوں اقامت میں بھی 17 کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہوں گے۔

آذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی موجودگی میں (غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد) فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے، تو انہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ

فَرَمَانَ مُصِطَلِّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔ (مبارزانی)

آذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳، مُلَخَّصاً)

اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَنْ يَرْحَمَتَهُ وَأَنْ يَصَدَّقَهُ هَمَارِي مَغْفِرَتِهِ هُوَ۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں ہوا

مگر اے عَفُو تِرے عَفُو کا تو حساب ہے نہ ہمارا ہے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَدِّنِ صَاحِبِ كُوچَاہِيْ كِهْ اَذَانَ كِهْ كَلِمَاتِ تَهْمُ تَهْمُ كَر كِهِيْس۔ اَللّٰهُ اَكْبَر

اَللّٰهُ اَكْبَر (یوں دو کلمات ہیں مگر) دونوں مل کر (بغیر سکتے کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے)

ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتے کرے (یعنی چُپ ہو جائے) اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ

جواب دینے والا جواب دے لے، سکتے کا تڑک مکروہ ہے اور ایسی آذان کا اعادہ (یعنی لوٹانا)

مُسْتَحَب ہے۔ (ذَرْمُخْتَار وَرَدُالْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب

مُؤَدِّنِ صَاحِبِ اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر كِهْ كَر سَكْتَه كَرِيْسْ يَعْنِيْ خَامُوْشْ هُوْنِ اُسْ

وَقْتِ اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر كِهْ۔ اِیْ طَرِحْ دِيْگَر كَلِمَاتِ كَا جَوَابْ دے۔ جب

مُؤَدِّنِ پَهْلِيْ بَارِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ كِهْ يِهْ كِهْ:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ (ترجمہ: آپ پر ڈر و ڈر ہو یا رسول اللہ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ))

فَرَمَانُ فَصِيحَةً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ کو دو شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

جب دوبارہ کہے، یہ کہے:

قُرَّةُ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ (یا رسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے)
اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے، آخر میں کہے:

اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی
تقوت سے مجھے نفع عطا فرما)

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۴)

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار)
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَدِّن نے جو کہا
وہ بھی کہے اور لَا حَوْلَ بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے:

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (ترجمہ: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا)
(دُرِّ مُخْتَار وَرَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ التَّوَمِّ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (ترجمہ: ٹو سچا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا ہے)

(دُرِّ مُخْتَار وَرَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۳)

اقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کہے:

فَرَمَانَ مُصَطَّلَةً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر و ڈواک نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتِ
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ

(ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک
آسمان اور زمین ہیں)

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

۴ صدقے یا رسول اللہ کے چودہ حُرُوفِ
۵ کی نسبت سے اذان کے 14 مدنی پھول

✽ پانچوں فرض نمازیں ان میں جمعہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پُرادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ مُؤَكَّدَہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۴)

✽ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔ (رَدُّ الْمُنْحَارِ ج ۲ ص ۶۲، ۷۸)

✽ اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

✽ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف

فَرْمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر زور و پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابوہل)

اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۱، دُرِّ مُخْتَارِ وَرَدُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۸)

❁ وَتِ شُرُوعِ هُونِ كِ بَعْدَ اَذَانِ كِهَيَّ اَكْرَ وَتِ سِ سِ بِلَه كِه دِي يَ وَتِ سِ سِ بِلَه شُرُوعِ كِي اُور دُور اِنِ اَذَانِ وَتِ آ كِيَا دُونِ صُورَتُونِ مِيسِ اَذَانِ دُوبَارَه كِهَيَّ۔ (الهِدَايَةُ ج ۱ ص ۴۰) مُؤَدِّنِ صَاحِبَانِ كُو چَآئِي كِه وَه نَقْشَه نِظَامِ اَلْاَوْقَاتِ دِكِهْتِي رَهَا كِرِيں۔ كِهِيں كِهِيں مُؤَدِّنِ صَاحِبَانِ وَتِ سِ سِ بِلَه هِي اَذَانِ شُرُوعِ كَر دِي تِيں۔ اِمَامِ صَاحِبَانِ اُور اِنِظَامِيَه كِي خِدْمَتِ مِيسِ هِي مَدَنِي اَلتَّجَاهِ كِه وَه هِي اِس مَسْئَلَه (مَسْـلَه) پَر نِظَر رَكِهِيں۔

❁ خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے۔

(دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۲)

❁ عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا، ناجائز ہے۔ (ایضاً ص ۳۶۷، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۸۴)

❁ سمجھدار بچے بھی اذان دے سکتا ہے۔ (دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۰)

❁ بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۶، مَرَاقِي الفَلَاحِ ص ۴۶)

❁ خُنْشِي، فَارِيقِ اَكْرَ چَرَهِ عَالِمِ هِي هُو، نِشَه وَالَا، پَاگِل، بِي عَسْلَا اُور نَا سَجْھِي بَچَّ كِي اَذَانِ مَكْرُوه

ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۶، دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۰)

❁ اگَر مُؤَدِّنِ هِي اِمَامِ هِي هُو تُو بَہْتَرِہے۔ (دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۸)

فَرَمَانَ مُصَطَّلَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ برتر نہیں ہے۔ (مسلم)

✽ مسجد کے باہر قبلہ رُوکھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۸، ۶۹، عالمگیری ج ۱ ص ۵۰) اذان میں انگلیاں کان میں رکھنا مُسْتَحَب و مُسْتَحَب ہے مگر ہلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۳)

✽ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ سِدِّهِی طرف مُنہ کر کے کہے اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اُلْتِی طرف مُنہ کر کے، اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی۔ یہ پھر ناقط مُنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (ذمّ مختار ج ۲ ص ۶۶، بہار شریعت ج ۱ ص ۶۹) بعض مؤذنین ”صلوٰۃ“ اور ”فلاح“ پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلادیتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کر لیا جائے اس کے بعد لفظ ”حَتَّى“ کہنے کی ابتدا ہو۔

✽ فَجُرِّی اَذَانَی مِیْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ التَّوَمِّ کہنا مُسْتَحَب ہے۔ (ذمّ مختار ج ۲ ص ۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔ (قانونِ شریعت ص ۸۹)

”اَذَانَی بِلَالِی“ کے نو حُرُوف کی نسبت

سے جو اب اذان کے ۹ مدنی پھول

✽ اذان نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچہ پیدا ہوتے وقت کی

(طبرانی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ يَحْيَى بَوَّجْهُ بِرُذُودٍ يَرْهَوُكَ تَهَارَادُ وَدَجَّحَتْكَ بَهْتَجَاتَا۔

آذان۔ (ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۲) میرے آقا علی حضرت امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فرماتے ہیں: جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں آذان بائیں (الئے) میں تکبیر کہے کہ خَلْكَ شَيْطَانٌ وَ أُمُّ الصَّبِيَانِ سے بچے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۵۲) ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صَفْحَه 417 تا 418 پر ہے: ”(صُرْع) بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصَّبِيَانِ کہتے ہیں اگر بچوں کو ہو، ورنہ صُرْع (مرگی)۔“

✽ مقتدیوں کو خطبے کی آذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی اَحْوَط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جواب آذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زَبَان سے تَلْفُظ (یعنی الفاظ ادا کرنا) اَصْلًا (یعنی بالکل) نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبَان سے بھی جواب آذان دے یا دُعا کرے بلا شُبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرَج ج ۸ ص ۳۰۰، ۳۰۱)

✽ آذان سننے والے کیلئے آذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷۲) جُنُب (یعنی جسے جماع یا اِحْتِلَام کی وجہ سے عُنْشَل کی حاجت ہو) بھی آذان کا جواب دے۔ البتہ حَيْض و نَفَاس والی عورت، خُطْبہ سننے والے، نَمَازِ جَنَازَہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قَضَائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۱)

✽ جب آذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام موقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت بھی، آذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اقامت میں بھی اسی طرح کیجئے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷۳، ذُرِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۶، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷ مَلْخَصًا)

فَرْمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَابُ اِذْنِي بِمَنْسَ عِ اللَّهِ كَ ذِكْرِهِ لِي بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ يَدْعُو لِي بِمَرَاتِحٍ كَعِ تَوْبِهِ لِي بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ رَسَا عِ لِي (مُعَبِّدِيَان)

✽ اذان کے دوران چلنا، پھرنا، برتن، گلاس وغیرہ کوئی سی چیز اٹھانا، کھانا وغیرہ رکھنا، چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

✽ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا مَعَاذَ اللَّهِ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۳)

✽ راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو (بہتر یہ ہے کہ) اتنی دیر کھڑا ہو جائے (چپ

چاپ) سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷، ایضاً) ہاں دورانِ اذان مسجد یا وضو خانے کی

طرف چلنے اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اس دوران زبان سے جواب بھی دیتے رہئے۔

✽ اذان کے دوران استنجا خانے جانا بہتر نہیں کیونکہ وہاں اذان کا جواب نہ دے سکے گا اور یہ

بہت بڑے ثواب سے محرومی ہے، البتہ شدید حاجت ہو یا جماعت جانے کا اندیشہ ہو تو چلا جائے۔

✽ اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب

دے۔ (ذَرْمُخْتَارِ وَرَدُ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۲، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۳) اگر بوقتِ اذان جواب نہ

دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔

(ذَرْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۳)

”يَا مُصْطَفَى“ كَيْ سَاتِ حُرُوفِ كِي
نَسِبَتِ سِرِّ اِقَامَتِ كَيْ مَدَنِ يَهْوَلُ

✽ اقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے

فَرَمَانَ فُصِّلَتْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ و سہار و رُوپاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الباری)

تو سیدھی طرف مُناسب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۲)

❁ اِقَامتِ اِذَانِ سے بھی زیادہ تاکیدِ سُنّت ہے۔ (دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۸)

❁ اِقَامتِ کا جواب دینا مُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۳)

❁ اِقَامتِ کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتے مت کیجئے۔ (ایضاً ص ۴۷۰)

❁ اِقَامتِ میں بھی حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ میں (صَفْحہ ۱۱

پر بیان کردہ طریقے کے مطابق) دائیں بائیں منہ پھیرئے۔ (دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶)

❁ اِقَامتِ اُسی کا حق ہے جس نے اِذَانِ کہی ہے، اِذَانِ دینے والے کی اجازت سے

دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مُؤَذِّن (یعنی جس نے اِذَانِ دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو

مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

❁ اِقَامتِ کے وَقْتُ کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اسی

طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وَقْتُ کھڑے ہوں جب مُکَبِّر

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ۵۷، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۱)

”میرے غموتِ عظیم“ کے گیارہ حروف کی
نسبت سے اذان دینے کے ۱۱ مُسْتَحَبِّ مَوَاقِعِ

❁ (۱) بچے ❁ (۲) مغموم ❁ (۳) مرگی والے ❁ (۴) غضبناک اور بد مزاج آدمی اور

(ابن عدی)

فَرَمَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ بِرُؤُوسِ جَلَّتْ تَمَّ بِرَحْمَتِ رَبِّهِ جَاءَ -

﴿۵﴾ بد مزاج جانور کے کان میں ﴿۶﴾ ٹرائی کی شدت کے وقت ﴿۷﴾ آتش زدگی (آگ لگنے) کے وقت ﴿۸﴾ میت دفن کرنے کے بعد ﴿۹﴾ جن کی سرکشی کے وقت (مثلاً کسی پر جن سوار ہو) ﴿۱۰﴾ جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۶۶، رَدُّ الْمُحْتَرَج ج ۲ ص ۶۲) نیز ﴿۱۱﴾ وبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُسْتَحَب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۶۶، فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۰)

مسجد میں اذان دینا خلافِ سنت ہے

آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے جو کہ خلافِ سنت و مکروہ ہے۔ ”عالمگیری“ وغیرہ میں ہے: ”اذان خارج مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے۔“ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۵) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔“ سپیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: ”مسجد میں اذان دینی مسجد و دربار الہی کی گستاخی و بے ادبی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۴۱۲، ۴۱۱، ۴۰۸) فنائے مسجد مثلاً منارہ، امام کا حجرہ وغیرہ میں اذان دی جاسکتی ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب

فَرَمَانٌ مُصِطَفًى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

کے منبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنت ہے، جمعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہر دی جائے مگر مؤذّنِ خطیب کے سامنے ہو۔

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ حامد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

احیائے سنت (یعنی سنت کو زندہ کرنا) عُلَمَاءِ کا تو خاص فرضِ مَنصُوبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن

ہو اُس کیلئے حُکْمِ عام ہے (کہ وہ سنتیں زندہ کریں)، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر

یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (پانچوں نمازوں کی اذان اور جُمُعہ کی دوسری اذانِ مسجد کے باہر دینے

کی) اس سنت کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ”جو فسادِ اُمت کے وقت میری سنت کو مضبوط تھا مے اسے سو شہیدوں کا

ثواب ملے۔“

(الْزُّهْدُ الْكَبِيرُ لِلْبَيْهَقِيِّ ص ۱۱۸ حدیث ۲۰۷، فتاویٰ حامد ص ۲۳۸)

اذان سے پہلے یہ دُرُودِ پاک پڑھئے

اذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرُودِ و سلام کے یہ صیغے پڑھ لیجئے:

فَرَمَانَ فِضْلَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ تَابِ مِرْمَحٍ مَهْدِيٍّ دِيَاكُ كَمَا تَوَجَّهْتُ بَكَرَةً إِذَا مَشَيْتُمْ بِهَا فَارْتَضُوا لِي بِمَنْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَقِرُّ (یعنی بھٹل کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (قرآن)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللَّهِ

پھر دُرُودِ دُوسَلَامِ اور اذان میں فِضْل (یعنی گپ) کرنے کے لیے یہ اعلان کیجئے:

”اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں

نیکیاں کمائیے۔“ اس کے بعد اذان دیجئے۔ دُرُودِ دُوسَلَامِ اور اقامت کے درمیان مسجد میں یہ

اعلان کیجئے: ”اعتراف کی نیت کر لیجئے، موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔“ اذان و اقامت سے

قبل تسمیہ اور دُرُودِ دُوسَلَامِ کے مخصوص صیغوں کی مدنی التجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اس

طرح میرے لئے بھی کچھ ثواب جاریہ کا سامان ہو جائے اور فِضْل (یعنی گپ رکھنے) کا مشورہ

فتاویٰ رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں امام اہلسنت

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”دُرُودِ شَرِيفِ قَبْلِ اِقَامَتِ پڑھنے میں حَرَجِ نَهِيں مگر اقامت

سے فِضْل (یعنی فاصلہ یا علیحدگی) چاہئے یا دُرُودِ شَرِيفِ كِي آواز، آواز اِقَامَتِ سے ایسی جدا

(مَثَلًا) دُرُودِ شَرِيفِ كِي آواز اِقَامَتِ كِي بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرُودِ شَرِيفِ

جُزْءِ اِقَامَتِ (یعنی اقامت کا حصہ) نہ معلوم ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ مَخْرَجِ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسَوْسَه: سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي حَيَاتِ ظَاهِرِي اور دَوْرِ خَلْفَائِ رَاشِدِيْن

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانِ مِيں اَذَانِ سے پہلے دُرُودِ شَرِيفِ نَهِيں پڑھا جاتا تھا لَهَذَا ايسا كرنا بُرِي بدعت

﴿قُرْآنٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا نَزَّلْنَا بِالْحَقِّ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسِّمٌ جَوْشَجْهُ﴾ پر ایک دن میں 50 بار رُو پاؤں گئے تھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن عسکول)

اور گناہ ہے۔ (مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)

جوابِ وَسْوَسَہ: اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب

کرنا بڑی بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظامِ دَرہِم بَرہِم ہو جائیگا۔ بے شمار مثالوں میں سے

فقط 12 مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مبارک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے

اپنایا ہوا ہے: ﴿۱﴾ قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے

﴿۲﴾ اسی نے ختم آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگوائے ﴿۳﴾ قرآنِ پاک کی چھپائی

﴿۴﴾ مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی

کے دور میں حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رضی اللہ عنہم نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس

سے خالی نہیں ﴿۵﴾ چھ کلمے ﴿۶﴾ علمِ صَرَفِ وَحْوِ ﴿۷﴾ علمِ حدیث اور احادیث کی اقسام

﴿۸﴾ درسِ نظامی ﴿۹﴾ شریعت و طریقت کے چار سلسلے ﴿۱۰﴾ زبان سے نماز کی

نیت ﴿۱۱﴾ ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج ﴿۱۲﴾ جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے

جہاد۔ یہ سارے کام اُس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا

تو آخر اذان و اقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُور و دوسلام پڑھنا

ہی کیوں بڑی بدعت اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عَرَمِ جواز کی دلیل نہ

ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے مَنع نہیں

کیا وہ مُباح اور جائز ہے اور یہ امرِ مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے دُور و شریف

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِرُؤْيَا تَمْتِ لَوْ كُنَّ مِنْ مِيْرَةِ قَرِيْبٍ تَرَوُهُمْ كَمَا تَرَوُنَّ جَسَدِي فِي دِيَارِيْنَ، فَجِدِّيْكُمْ فِيْهِمْ زِيَادَةً وَرُؤْيَاكُمْ فِيْهِمْ بِرَحْمَةٍ مِنْ رَبِّيْ (ترمذی)

پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں مَنع نہیں کیا گیا لہذا مَنع نہ ہونا خود بخود ”اجازت“ بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حُصُو رِ انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور ”مُسلّم“ کے باب ”کِتَابُ اَلْعِلْمِ“ میں سُلطانِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے:

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اجْرِهِمْ شَيْءٌ - والوں کا اجر بھی اس (یعنی جاری کرنے والے) کے نلہ اعمال

(صحیح مُسلّم ص ۱۴۳۷ حدیث ۱۰۱۷) میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے آذان و اقامت سے قبل دُرود و سلام کا رواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جاریہ کا مُستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: كُحِلُّ بِسَدْعَةٍ

صَلَاةٍ وَ كُحِلُّ صَلَاةٍ فِي النَّارِ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (صحیح ابن خُرَیْمہ ج ۳ ص ۱۴۳ حدیث ۱۷۸۵) اس حدیث شریف کے کیا معنی ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مراد بدعتِ سَيِّئَةٌ یعنی بُری

فَرَمَانَ مُصَطَّلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے بارہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترغیب)

بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ چنانچہ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بدعت اصول اور قواعد سنت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنت سے نہیں کھرتی) اُس کو بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو وہ بدعتِ گمراہی کہلاتی ہے۔ (أَشْعَثُ اللَّمَعَاتِ ج ۱ ص ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اب ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 359 تا 362 کا مضمون ملاحظہ فرمائیے:

اذان کی توہین کے بارے میں سوال جواب

سوال: اذان کی توہین کرنا کیسا؟

جواب: اذان شَعَارِ اسلام میں سے ہے۔ کسی بھی شَعَارِ اسلام کی توہین کفر ہے۔

حَى عَلَى الصَّلَاةِ كَمَا مَذَاقِ اِذَا

سوال: اذان میں حَى عَلَى الصَّلَاةِ (یعنی آؤ نماز کی طرف) یا حَى عَلَى الْفَلَاحِ (یعنی آؤ

بھلائی کی طرف) سن کر مذاق میں یہ کہنا کیسا کہ: ”آؤ سینما گھر کی طرف ورنہ

فَرَمَانَ مُصَطَّلَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب جو اور روزِ جمعہ پر روزوں کی کثرت کر لیا کر جو ایسا کر چکا قیامت کے دن میں اسکا شیعہ و گواہ بنوں گا۔ (غیب الایمان)

تمکٹیں ختم ہو جائیں گی!“

جواب: کُفْر ہے۔ کیوں کہ مَعَاذَ اللّٰهِ یہ اذان کا مذاق اڑانا ہوا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيَّهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خدمتِ بابرکت

میں سوال ہوا: جناب کا کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ زید نے مُؤَدِّنِ مَسْجِدِ كِي

اذان کے ساتھ تَمَسَّخُرُ (یعنی مذاق) کیا یعنی لفظ حَتَّى عَلَي الصَّلٰوَةِ سُنْ كَر

یوں مُضْحَكَه (یعنی مذاق) اڑایا: (بھئی اٹھ چلا) آیا زید کے لئے حکمِ اربہ ادو

سقوطِ نكاحِ ثابِت ہوا یا نہیں؟ اور زید کا نكاح ٹوٹا یا نہیں؟ اِنْخ۔ الجواب: اذان

سے اِسْتِهْزَا (یعنی مذاق کرنا) ضَرُورَ كُفْرَ هے اگر اذان ہی سے اُس نے اِسْتِهْزَا (یعنی

مذاق) کیا تو بلاشبہ كَافِرَ هُوَ كَيَا، اس کی عورت اس کے نكاح سے نكل گئی، یہ اگر پھر

مسلمان ہو اور عورت اُس سے نكاح كَرے اُس وَقْتِ وَطِي (یعنی ہم بستری) حلال ہو

گی ورنہ زِنَا۔ اور عورت اگر بلا اسلام و نكاح اُس سے قُرْبِتَ پَر راضی ہو وہ بھی زانیہ

ہے۔ اور اگر اَذَان سے اِسْتِهْزَا (یعنی مذاق اڑانا) مقصود نہ تھا بلکہ خاص اُس مُؤَدِّنِ سے

بَيَاسِ وَجِه (یعنی اس وجہ سے) کہ وہ غَلَطَ پڑھتا ہے اِسْتِهْزَا (یعنی مذاق) کیا تو اس

حالت میں (نہ كَافِرَ هُوَ كَانَهُ نكاح ٹوٹے گا مگر) زید کو تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نكاح كَا حَكْمِ دِيَا جَائے

گا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۱۵)

فَرَمَانَ مُصَطِّلَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر ایک بار رو رو پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے ایک تیرا اجر لکھتا ہے اور تیرا اُحد بہاڑ لکھتا ہے۔ (مہارناق)

اذان کے مُتَعَلِّقِ كُفْرِيہِ كَلِمَاتِ كِسِي 8 مِثَالِيں

﴿1﴾ جو اذان کا مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۰۲)

﴿2﴾ اذان کی تحقیر کرتے ہوئے کہنا کہ ”گھنٹی کی آواز نماز کی اطلاع دینے کے لئے زیادہ اچھی ہے“ کفر ہے۔

﴿3﴾ جو اذان دینے والے کو اذان دینے پر کہے: ”تُو نے جھوٹ بولا“ ایسا شخص کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ۴ ص ۴۶۷)

﴿4﴾ جس نے کسی مُؤَدِّن کے بارے میں اذان کے مذاق کے طور پر کہا: یہ کون محروم ہے

جو اذان کہہ رہا ہے؟ یا ﴿5﴾ اذان کے بارے میں کہا: غیر معروف سی آواز ہے یا کہا: ﴿6﴾ اجنبیوں کی آواز ہے، یہ تمام اقوال کُفْر ہیں۔ یعنی جب کہ بطور تحقیر (تخارت) کہے۔ (مَنْعُ الرُّوضِ الْأَزْهَرِ لِلْقَارِي ص ۴۹۵)

﴿7﴾ ایک نے اذان کہی دوسرا مذاق اڑانے کے لئے دوبارہ اذان کہے تو اس پر حکم کُفْر ہے۔

(مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۰۹)

﴿8﴾ اذان سُن کر یہ کہنا: کیا شور مچا رکھا ہے! اگر یہ قول خود اذان کونا پسند کرنے کی وجہ سے

کہا ہو تو کُفْر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۹)

فَرَمَانَ قُصِّطَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو۔ جب تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (فتح الباری)

آذان

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ ط

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ ط

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ ط

نجات پانے کے لیے آؤ

حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ ط

نجات پانے کے لیے آؤ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فَرَمَانَ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروز قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوسِ الانبیا)

آذان کی دُعا

آذان کے بعد مُؤَذِّن و سَامِعِينَ دُرُود شَرِيف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ط اِنْتِ سَيِّدَنَا

اے اللہ عزوجل اس دعوتِ تامہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک، تو ہمارے سردار

مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ط وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ ط وَابْعَثْهُ مَقَامًا

حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجے عطا فرما، اور اُن کو مقام

فَخُمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ط وَاَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔

اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِيْنَ ط

پیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، ہم پر اپنی رحمت فرما۔ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

شَفَاعَتِ كِي بَشَارَت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم آذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو

مُؤَذِّن نے کہے پھر مجھ پر دُرُود شَرِيف پڑھو پھر وسیلہ کا سوال کرو۔ ایسا کرنے والے کے لیے

(مسلم ص ۲۰۳ حدیث ۳۸۴ مُلْتَصَاً)

میری شَفَاعَتِ واجب ہوگی۔

فَرَمَانَ مُصَظَّطٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ہب جہادِ رُوہی جہادِ جہ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

ایمانِ مفصل

أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَوَسْطَرِهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

أَمِنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام

أَحْكَامِهِ إِفْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ ط

احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

پہلا کلمہ طیب

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دوسرا کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ پیشک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے،

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَسْفَحْ نَاكِ خَاكِ الْوَرْدِ حَيْثُ حَسَّكَ بِاسْمِ مِرَاكِرِ هُوَ اَوْرُوهُ مَجْهُرًا وَرُوْطًا كَمَا نَهَى بِرَحْمَةٍ (ترمذی)

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ

وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال

وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اور بزرگی والا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمْدًا وَاَوْحَطًا

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر،

سِرًّا وَاَوْعْلَانِيَةً وَاَتُوبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي اَعْلَمُ

چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں

وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ

اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ) بیشک تو شیوں کا جاننے والا

وَسَتَّارِ الْغُيُوبِ وَغَفَّارِ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ الْعَظِيْمِ ط

اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

فَرَمَانَ فِصْلَةً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر درس مرتبہ ڈرو و پاک پڑھے اللہ عزوجل اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر

بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ عَنْهُ وَتَبَّرْتُ مِنْ

اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا

الْكُفْرِ وَالشِّرْكَ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالْتِمِيمَةِ

کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور (بڑی) بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسَلَمْتُ

اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا

وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔



طالب فرم دیندہ
تبیح و منفرد و
بے حساب جنت
الفرزوں میں آقا
کا پڑوس

۲۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

25-11-2013

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی بیاہ کی تقریبات، اجتماعات، آعراس اور جلوس میلاد و غیرہ میں مکعبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور منہ فی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا بون کو بے حد ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی ذکاوتوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروروشوں یا سچوں کے ڈریسے اپنے تحفے کے کمر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سچوں بھر مار سال یا منہ فی پھولوں کا پمفلٹ پتیا کر تیک کی دعوت کی دعویں بچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فَرَمَانَ مُصَطَلِ عَلِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ڈر ڈر دیا تو وہ بد بخت ہو گیا۔ (نیل نئی)

فہرس

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|-------------------------------------|
| 6 | اذان کا جواب دینے والا جتنی ہو گیا | 1 | ڈر ڈر شریف کی فضیلت |
| 7 | اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ | 1 | سرکار نے ایک بار اذان دی |
| 9 | اذان کے 14 مدنی پھول | 2 | آذان ہے یا آذان |
| 11 | جواب اذان کے 9 مدنی پھول | 2 | اذان کے فضائل پر مشتمل 9 احادیث |
| 13 | اقامت کے 7 مدنی پھول | 2 | ﴿1﴾ قہر میں کیڑے نہیں پڑیں گے |
| 14 | اذان دینے کے 11 مستحب مواقع | 2 | ﴿2﴾ موتی کے ٹنڈ |
| 15 | مسجد میں اذان دینا بلا فحشیت ہے | 2 | ﴿3﴾ گنوشتہ گناہ معاف |
| 16 | سوشیہیروں کا ثواب کمائیے | 3 | ﴿4﴾ شیطان 36 میل دور بھاگ جاتا ہے |
| 16 | اذان سے پہلے یہ ڈر ڈر دیا گیا پڑھئے | 3 | ﴿5﴾ اذان قبولیت دعا کا سبب ہے |
| 20 | اذان کی توہین کے بارے میں سوال جواب | 3 | ﴿6﴾ مؤمنین کیلئے استغفار |
| 20 | حُحٰی عَلٰی الصَّلٰوةِ كَمَا تَقْرَأُ اٰذَانَ | 3 | ﴿7﴾ اذان والے دن عذاب سے امن |
| 22 | اذان کے تخیلی کلمے کی حکمت کے 8 مثالیں | 3 | ﴿8﴾ گھبراہٹ کا علاج |
| 23 | آذان | 4 | ﴿9﴾ غم دور کرنے کا نسخہ |
| 24 | آذان کی دعا۔ شفاعت کی بشارت | 4 | مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں |
| 25 | ایمان مُفَضَّل، ایمان مُجْتَمَل | 4 | اذان کے جواب کی فضیلت |
| 25 | فحش کلمے | 5 | 3 کروڑ 24 لاکھ تینیاں روزانہ کمائیے |

ماخذ و مراجع

| مطبوعہ | کتاب | مطبوعہ | کتاب |
|---|-----------------|-------------------------------|-----------------|
| دار الفکر بیروت | مرقاۃ المفاتیح | فضل نور کتبچی بیروت | تفسیر سورۃ ہود |
| کوئٹہ | اھدیۃ المعانی | دار ابن حزم بیروت | صحیح مسلم |
| دار الکتب العلمیہ بیروت | تہذیب اللغۃ | الکتب الاسلامیہ بیروت | صحیح ابن خزیمہ |
| کوئٹہ | تبع الاثر | دار الفکر بیروت | مشتمل امام احمد |
| پشاور | فتاویٰ قاضی خان | دار احیاء التراث العربی بیروت | مجموع کبیر |
| دار المعرفہ بیروت | دعوتِ رور و دکن | دار الکتب العلمیہ بیروت | حلیۃ الاولیاء |
| دار الفکر بیروت | فتاویٰ عالمگیری | دار الفکر بیروت | تاریخ دمشق |
| مدینہ الاولیاء مکتبہ شریف | مرآتی الفلاح | دار الکتب العلمیہ بیروت | سنن کبریٰ |
| دار البیان اسلام آباد | شرح اروض الاضر | دار الکتب العلمیہ بیروت | شعب الایمان |
| رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور | فتاویٰ رضویہ | مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت | الرحمۃ الکبیر |
| مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی | بہار شریعت | دار الکتب العلمیہ بیروت | جامع صغیر |
| فیضان القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور | توان شریعت | دار الفکر بیروت | جامع الحدیث |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ
 کے مؤذنین کی تعداد

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مُؤذِّن چار تھے:

﴿ ۱ ﴾ حضرت سیدنا بلال (حبشی) بن رباح ﴿ ۲ ﴾ حضرت سیدنا عمرو

بن اُمّ مکتوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا یہ دونوں مدینہ منورہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

میں ﴿ ۳ ﴾ حضرت سیدنا سعد بن عاند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قباء شریف میں اور

﴿ ۴ ﴾ حضرت سیدنا ابو محذورہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مکہ مکرمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

(التواہب للقسطلانی ج ۱ ص ۴۵۵)

تَعَالَى عَنْهُمَا میں اذان دیتے تھے۔



ISBN 978-969-631-154-6



0109736



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net